بخدمت جمیع پادریان ملّت مسیحیہ

عیسائی اخبار نور افشاں میں عہ ایک مراسلہ چھپا ہے جسکا عنوان ہے "بخدمت جمیع علماء ملّت محمدیہ عرض میرسانم" اس کے جواب کیلئے ہماری طرف سے یہ عنوان تجویز ہوا ہے۔ مناسب ہے کہ پہلے سائل کا اصل مضمون انہی کے الفاظ میں بتلایا جائے سائل نے مضمون فارسی میں لکھا ہے جو یہ ہے:-

مخفی نماند که از مضمون متن قرآن هویدا که برائے سائر عالمیان خداوند مسیح آیات خدا است پارہ ۱۸۔ سورۂ مومنون رکوع ۳ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ (اور کیا ہم نے بیٹے مریم کے کو اور ماں اسکی کو نشانی اور جاگہ دی ہم نے انکو طرف زمین بلند کی جاگہ رہنے کی اور پانی جاری کی) ایضاً پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء رکوع ۶ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (اور وہ عورت کہ محافظت کی شرم گاہ اپنی کی پس پھونک دیا ہم نے بیچ اس کے روح اپنی سے اور کیا ہم نے اس کو اور بیٹے اس کے کو نشان واسطے عالموں کے) ایضاً پارہ ۱۶ سورۂ مریم رکوع ۲ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا (اور تو کہ کریں اسکو ہم نشان واسطے لوگوں کے اور بخشش ہے ہماری طرف سے اور ہے کام مقرر کیا ہوا) پس هر سه صفات یعنی آیات خدا برائے سائر عالمیان و بخشش ایزدی برائے جمیع بنی بشر و امر ازلی موافق مضمون کتب مقدسہ متفق اللفظ والمعنی خداوند مسیح موصوف است آیات خدا یعنے نشان خدا مقول الولد سر کلیسیا بروئے راست و درست می آید انجیل یوحنا باب ۱ × ۱۸ جملہ صفات پاک خداوند خدا ظاهر هر که نشان خدا را دید خدا را دید انجیل یوحنا باب ۱۴: ۸ و ۹ و بخشش ایزدی است بکفارہ عصیان آدم و جمیع اولاد آدم هر آن کسی که بر وے ایمان آرد و کفارہ گناهان خود داند نجات یابد انجیل یوحنا باب ۳ و ۱۶ وغیرہ و خود جانشین از قدیم از ایام نازل است انجیل یوحنا باب ۱: ۱ و ۲ و کتاب میکانبی باب ۵: ۲ پس هر آن کسیکه

عہ شائع شدہ ۹ مئی۔ عہ مضمون کو فارسی ترجمہ قرآن نہیں ملا (مسلمان)

نشان خدا را شناخت خدا را شناخت منکر و تکذیب کنندہ نشان خدا منکر و تکذیب کنندہ خدا است و منکر او آنست که او را یکے از انبیاء و مساوی دیگران مخلوق داند حالانکه او موجد خلق است انجیل یوحنا باب ۱: ۳ پس با مخلوق ایجاد کردہ شدہ او مساوی نمودنش هتک عزت کردن او است و هر که هتک عزت نشان خدا کرد آنکس هتک عزت خدا کردہ و هتاک عزت کنندہ خدا کافر است و هر که مجسم شدن کلام الله نشان خدا و مصلوب شدہ مردن بفدیہ عصیان آدم و جمیع اولاد آدم و بروز سیوم از مردگان زندہ شدہ برخاستن و بر آسمان صعود کردن قبول نکند او تکذیب کنندہ نشان خدا باشد پس این چنین مردمان هر قسم بوجه مساوات مستوجب سزائے آتش جہنم و جاوید ماندگان اندران خواهند بود۔ پارہ ۱۔ سورۂ بقر رکوع ۴ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (اور جو لوگ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشان ہمارے کو یہ لوگ رہنے والے آگ کے ہیں وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہینگے) ایضاً پارہ ۷ سورۂ مائدہ رکوع ۱۱-۸ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ (اور جو لوگ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشان ہمارے کو یہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہیں) ایضاً پارہ ۷ سورۂ انعام رکوع ۳-۲۱ و پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۱۲-۸ و دیگر بمقامات بسیار اینچنین خبر دادہ لیکن چون مردمان فی زمانہ مافی الضمیر محمد صاحب و اصل مطالب قرآن را نمی فهمند چنانچہ مردمان حال پابند مذاهبات شدہ رجوع نمیکنند و نمی فهمند و خود بذاتہ محمد صاحب بخوبی میدانست که منکران و تکذیب کنندگان نشان خدا که خداوند مسیح است مزوود بعذاب جہنم خواهند رفت از نیمرا زشامت و رفاقت اینچنین کسان خود را بیزار و برکنار قرار دادہ پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۱۰ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (اور مت ہو ان لوگوں میں سے کہ جھٹلاتے ہیں نشان خدا کے کو پس ہو جائیگا تو ٹوٹا پانے والوں سے) و بطریق پیشگوئی هر همه فریق ها که قرآن را سند ایمان خود میدانند وغیرہ را خبر دار کردہ که تکذیب کنندگان نشان خدا که خداوند مسیح است اندران روز قیامت عذاب آتش جہنم را دیدہ پشیمان خواهند شد پارہ ۷ سورۂ انعام رکوع ۳-۲۷ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَ

وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (اور کاش کہ دیکھو تو جس وقت کہ کھڑے کئے جاویں گے اوپر آگ کے پس کہیں گے اے کاش کہ ہم پھیرے جاتے اور نہ جھٹلاتے نشان پروردگار اپنے کو اور ہو جاتے مومنین سے) مومنین تا بجان خداوند مسیح ہستند خبر دادہ درباره ۳ سورۃ آل عمران رکوع ۵-۲۳ - اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ لهذا طمس ام کہ غفلت وتعصب را گذاشتہ وبقولہ وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا بالائے طاق نهاده بر نشان خدا کہ خداوند مسیح است امروز ایمان آوردن باید زیرا ہر کہ بر نشان خدا ایمان آرد او بخدائے خدا ایمان آرد انجیل یوحنا باب ۱۲: ۴۴ و ۴۵ ورنہ پشیمانی روز قیامت پیش خواہد آمد و نور قول مسیح حاصلے نخواہد بود درصورت دیگر اگر نشان خدا کدام دیگر است کہ بہ فرمانبرداری و اطاعت او استحقاق بہشت وحیات جاودانی حاصل میشود تا از نام او پسند صحیح و پختہ مطلع فرمایند والسلام علی من اتبع الہدیٰ - رقیمہ برخوردار خان از مشن ہسپتال پکھنٹہ)" (نور افشان ۲۹ مئی ۱۹۰۸ء) -

جواب - اس ساری مضمون کا مختصر مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح کو قرآن مجید میں جو آیت اللہ کہا گیا ہے اور آیت اللہ کی تکذیب کرنیوالے جہنمی ہیں پس جو لوگ مسیح کی الوہیت اور خدائی سے انکار کرتے ہیں وہ جہنمی ہیں -

مضمون تو پہلے سے ہم نے بھی دیکھے ہیں اور بہت سے مغالطہ خور اور مغالطہ دہندہ مضمون نگار گذرے ہیں مگر اس مضمون نگار نے سب کو ماند کر دیا - سچ ہے ؎

تو نادیدہ یوسف را شنیدہ ✦ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

اے جناب عربی میں ایک مقولہ اخلاقی اصولی زبانزد ہے جسکو ہر ایک زبان میں بطور اصول موضوعہ کے تسلیم کیا گیا ہے وہ یہ ہے تاویل الکلام بما لا یرضیٰ بہ قائلہ باطل - یعنی کسی کلام کی تفسیر ایسی طرز سے کرنی جو متکلم کے منشاء کے مخالف ہو سراسر غلط ہے - آپ حضرت مسیح کا آیت اللہ ہونا قرآن مجید سے ثابت کر کے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ لوگ اس لئے کہ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا بنا بیٹھے ہیں - مگر کیا آپنے قرآن مجید میں وہ آیات نہیں پڑھیں جن میں مذکور ہے کہ جو لوگ مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں وہ کافر ہیں کیا وہ مقام

بھی نہیں پڑھا جس میں مذکور ہے کہ مسیح نے خود کہا کہ میرے پروردگار کی عبادت کرو - کیا وہ مقام بھی نہیں پڑھا جس میں ذکر ہے کہ خداوند تعالیٰ جب مسیح سے سوال کریگا کہ تو نے ان لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے معبود بنالو تو حضرت ممدوح کس عاجزی کے لہجے میں انکار کرینگے کیا آپنے وہ مقام بھی نہیں پڑھا جس میں مذکور ہے کہ مسیح تو اللہ کا صرف ایک بندہ تھا وغیرہ ذلک - پس جب قرآن مجید کھلے لفظوں میں مسیح کی ابنیت اور الوہیت کی تردید کرتا ہے تو پھر کس منہ سے آپ بحوالہ قرآن مجید مسیح کی الوہیت ثابت کرنیکی ناکام سعی کرتے ہیں واللہ مجھے تمہارے حال پر رحم آتا ہے کہ تم لوگ کس ناکام کوشش میں لگے ہو اور اتنا بھی نہیں جانتے کہ مسلمان تو کجا خود عیسائی بھی تمہاری اس کوشش میں حق بجانب نہ سمجھینگے وہ بھی آپکی اس کوشش کو بانجھ کی اولاد تلاش کرنے کے برابر کہینگے جزاہ اللہ آپ کو قرآن مجید کے معارف حقہ سے آگاہی ہوئی بس وہی دن آپکی عیسائیت کا خاتمہ ہے ؎

تھامے ہوئے کلیجے کو آوٗگے آپ ہی ✦ مانگے جو جذب دل میں ہماری کہیں اثر نہیں

اب سنئے حضرت مسیح کے آیت اللہ ہونے کے معنے -

قرآن مجید شاہد ہے کہ تمام مخلوق خدا کی آیت (نشانی) ہے ذرہ غور سے سنئے ؛ وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ (یعنی زمین میں خدا کی بہت سی آیات (نشانیاں) ہیں اور خود تمہارے اندر بھی ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو) یہ ایک آیت اور اسی جیسی اور بہت سی آیات میں خدا کی مخلوق کو خدا کی آیات کہا ہے -

اسی طرح حضرت مسیح کے ذکر میں مسیح اور اسکی والدہ دونوں کو آیت اللہ کہا گیا ہے حالانکہ بقول عیسائیاں مسیح اگرچہ مخلوق نہیں لیکن انکی والدہ تو یقیناً مخلوق ہے پس جس طرح سے والدہ مسیح آیت اللہ ہے اسی طرح خود مسیح بھی آیت اللہ ہیں اور آیت اللہ ہونے سے مزیت کہاں سے آگئی کہ خدائی کے درجہ پر پہنچ گئے - نہیں بلکہ جس طرح اور دنیا کے قدرتی واقعات آیات اللہ ہیں اسی طرح حضرت مسیح اور انکی والدہ بھی آیات الٰہی ہیں -

رہی یہ امر زیر بحث رہا کہ ان دونوں کو کس حیثیت سے آیت کہا گیا ہے - اسکا جواب خود قرآن مجید نے دیدیا ہے کچھ مزید لکھنے کی حاجت نہیں -

حضرت مسیح کی پیدائش کے متعلق جہاں ذکر ہے یہ بھی مذکور ہے کہ مریم (والدہ مسیح)

قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَکُ بَغِیًّا قَالَ کَذٰلِکِ قَالَ رَبُّکِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰیَةً لِّلنَّاسِ (پ ۱۶ ع ۲)

نے کہا مجھے لڑکا کیسے ہوگا؟ مجھے تو کسی مرد نے جائز طریق سے چھوا نہیں اور نہ میں زانیہ ہوں فرشتے نے جواب دیا کچھ شک نہیں تو ایسی ہی ہے مگر تیرے پروردگار نے کہا ہے کہ یہ کام مجھپر آسان ہے اور ہم اسکو لوگوں کے لئے نشانی بناوینگے۔"

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی ذات اور مسیح کی آیت دونوں مخلوق الٰہی ہیں۔ اس بیان سے آپ کو اس بات کا بھی جواب ملگیا ہوگا جو آپنے اخیر مضمون کے سوال کیا ہے۔ کہ مسیح کے سوا اور کوئی آیت ایسی کونسی ہے؟ افسوس یہ سوال ایسا ناواقفی پر مبنی ہے کہ اس پر افسوس کرنا بھی قابل افسوس ہے قرآن مجید کے کوچہ سے گذرنے والے بھی جان سکتے ہیں کہ قرآن کے محاورہ میں سب مصنوعات آیات اللہ ہیں۔ تمام قرآن مجید کو نہیں تو سورہ روم ہی کو بغور ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح ہر ایک مصنوع کو صانع کی نشانی فرمایا گیا ہے۔ یہاں تک فرمایا ہے کہ آسمان و زمین کی پیدائش خدا کی

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ (پ ۲۱ ع ۳)

نشانی ہے۔ تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف خدا کی نشانی ہے بیشک اس میں علم والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔ رات میں تمہارا سونا اور دن میں بذریعہ محنت اللہ کا فضل تلاش کرنا خدا کی آیات ہیں۔ بیشک اس بیان میں سننے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔"

اس سورت میں بہت وسیع مضمون میں آیات اللہ کا بیان کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ تمام مخلوقات خدا کی آیات ہیں جو لوگ ان آیات پر غور نہیں کرتے وہ سخت گمراہی میں ہیں۔ ایک مقام پر ارشاد ہے کہ:-

فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِهٖ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَیْتُوْنًا

انسان اپنے کھانے کو غور سے دیکھے کہ ہم اوپر سے

پانی برساتے ہیں پھر زمین کو پھاڑ کر اس میں دانے۔ انگور۔ سیب اور زیتون پیدا کرتے ہیں۔" اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید ہمکو آیات اللہ کی طرف توجہ دلاتا ہے اور انپر غور کرا کر نتائج پر پہونچانا چاہتا ہے۔ پس مطلب صاف ہے کہ حضرت مسیح بھی اپنی والدہ اور دیگر مخلوق کی طرح ایک آیت اللہ (نشانی) ہے۔ اس میں اور دیگر آیات اللہ میں فرق یہ ہے کہ یہ آیت بوصف رسالت اور نبوت کے موصوف ہے۔ گویا اس میں دہرا حسن ہے اسلئے جو کوئی آیات اللہ بالخصوص مسیح سے منکر ہوگا وہ حسب تعلیم قرآنی جہنم کے لائق ہے۔ ایسا ہی جو لوگ مسیح کو مخلوقیت کے درجہ سے الوہیت کی درجہ تک پہونچاتے ہیں وہ بھی حسب اعلان قرآنی کافر ہیں۔

معذرت۔ نامہ نگار نے شاید بوجہ نہ جاننے اردو کے فارسی میں مضمون لکھا ہے جسکی مناسبت کی وجہ سے جواب بھی فارسی میں چاہئے تھا مگر چونکہ رسالہ مسلمان کی زبان اردو ہے اس لئے جواب اردو ہی میں دیا گیا +

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بندہ اور مسیح (علیہ السلام)

اس عنوان سے ایک مضمون رسالہ تجلی لاہور میں نکلا تھا جسکا کچھ حصہ گذشتہ نمبر مسلمان میں نقل چکا ہے۔ آج ہم بقیہ مضمون نقل کرتے ہیں عیسائی راقم مضمون لکھتا ہے:-

"محمد خواہ کیسا ہی کم تعلیم یافتہ ہو اپنی توحید کی تعلیم کے باعث لوگوں کو آسانی سے سنا سکتا تھا۔ کہ خدا ایک ہے اور مجھ محمد کے ذریعہ وہ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ اسکی اطاعت کرو۔ اس سادہ انجیل[1] سے وہ بڑا متعصب مذہب پیدا ہوا جو جہان میں شکل سے کبھی نہیں ہوا تھا۔ بشپ بٹلر صاحب فرماتے ہیں کہ اطاعت سارا مذہب ہے اور محمد صاحب نے اسی امر پر زور دیا۔ اور جس اسلام کی اس نے اشاعت کی اس کے یہی معنے ہیں۔

[1] یہ لفظ شاید اس طرح نہیں بلکہ بجائے "انجیل" کے "عقیدہ" ہونا چاہئے (مسلمان)؟

اطاعت - پس ہر ایک بات میں خدائے واحد کی اطاعت کرو اور یہ انسان کے لئے جان لینا بڑی بات ہے کہ عالم ایک ہے اور ایک حکومت اور ایک نظام ایک ارادہ کل کو ترتیب دیتا ہے - الغرض یہ عرب کی نئی پیدائش کا وقت تھا اور جہان کی تاریخ میں ایک ضروری ورق اُلٹ گیا - جب محمد صاحب فتحیاب ہو کر مکہ کے مندر میں داخل ہوئے اور یہ نعرہ مار کر کہ حق آپہونچا ناحق کافور ہو جائے وہاں کے تین سو ساٹھ بتوں کو توڑ ڈالا - اس عقیدہ کے باعث کہ ایک ہی الٰہی ہے اور وہ اپنے ایمانداروں کے وسیلے دنیا پر اپنی مرضی قائم کرنا چاہتا ہے عرب کے الگ الگ فرقے متفق ہو گئے اور اس وقت یہ عرب ساری دنیا کا مرکز بن گیا - اور جبتک خدائے واحد کی حکومت کا خیال انکے دلوں میں تازہ اور زندہ تھا تو انہوں نے اس کے خادموں کی پشت ہی زور کو محسوس کیا کہ خدا کی مرضی کو ساری دنیا پر جاری کرائیں" (دیکھی بابت مارچ [illegible])

جواب - یہ مضمون بالکل ٹھیک ہے کہ دین صرف اطاعت کا نام ہے اسی لئے حضرت مسیح نے بھی اسی کو مدار نجات قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا کہ -

"اگر تو زندگی میں داخل ہوا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر" (متی ۱۹ باب کی ۱۷)

یہی تمام نبیوں کی تعلیم رہی ہے - ہاں جب سے عیسائیوں میں کفارہ کا خیال پیدا ہوا ہے تب سے انہوں نے دینی اطاعت کو حقارت سے دیکھنا شروع کیا ہے پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ دین اطاعت کا نام ہے بالکل مطابق تعلیم الٰہی کے ہے - آگے آپ لکھتے ہیں :-

"کسی مذہب کا اٹھنا یا گرنا اسی پر موقوف ہے کہ اس میں خدا کا کیا تصور ہے - اب محمد صاحب کا دعویٰ ہے کہ خدا کا جو تصور اس نے جہان کے سامنے پیش کیا وہ عیسائیوں کے تصور سے زیادہ پاک و خالص ہے چنانچہ قرآن میں آیا ہے کہ "مسیحیوں کو کہو کہ ان کا خدا اور میرا خدا ایک ہے" لیکن فی الحقیقت مسیح کا شوکی خاص تعلیم کو اس نے رد کیا - اور محمد صاحب کا خدا بلند اور قادر تو البتہ ہے لیکن دور رہنے والا اور ہیبت ناک - دل کے کھینچنے والی - اٹھانے والی اور پاک کرنیوالی محبت سے معرا ہے

کیونکہ ایسی محبت کا تصور تجسم خدا کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ اسکا ثبوت مل سکتا ہے -

جن الفاظ میں اس نے خدا کا ذکر کیا ہے وہ بیشک پُرزور اور درست تو ہیں مثلاً "اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں - زندہ سنبھالنے والا - نہ اُسکو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے - کون ہے جو اُس کے اذن کے بغیر اُس کی جناب میں سفارش کرے جو کچھ لوگوں کو پیش آرہا ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہونیوالا ہے وہ اس کو سب معلوم ہے اور لوگ اُس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے - مگر جتنی وہ چاہے - اُس کی کرسی زمین و آسمان پر حاوی ہے اور آسمان و زمین کی حفاظت اُسپر گراں نہیں اور وہ بڑا عالیشان اور عظمت والا ہے" (سورہ ۲ ع ۲۵) لیکن فرقہ طبعیہ کی طرح محمدی دین بھی خدا کا ایسا تصور ہمارے سامنے پیش نہیں کرتا جو نہ صرف قدرت میں کامل ہو بلکہ محبت اور پاکیزگی میں بھی - اللہ اور اسکی مخلوقات میں ایک عمیق اور اتھاہ گڑھا ہے جس سے گذرنا ناممکن ہے -

ڈین ملمین (Dean Milman) صاحب نے ٹھیک کہا ہے کہ خدا کا یہ تصور ناقص ہے - چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ "اس زندگی میں بذریعہ دھیان خدا میں محو ہونے یا اُس کی قربت حاصل کرنے یا آئندہ زندگی میں کمال حاصل کرنیکا تصور قرآن میں پایا نہیں جاتا"

جواب - اس مضمون میں نامہ نگار نے کئی ایک غلطیاں کھائی ہیں - اسلامی تعلیم کو بوجہ ناواقفی یا تعصب مذہبی کے جو اصل شکل میں نہیں دکھایا بلکہ ایک بہت بری صورت میں ظاہر کیا ہے بڑا الزام اسلامی تعلیم پر یہ لگایا ہے کہ خدا کو ایک ہیبت ناک دکھایا ہے جو محبت سے معرا ہے افسوس ہے کہ یہ خیال قرآن شریف سے بہت ہی دور ہے کاش کہ نامہ نگار نے کبھی قرآن مجید کو ایک دفعہ بھی دیکھ لیا ہوتا - غور سے سنئے ! قرآن مجید خدا تعالیٰ کے اسماء مبارکہ میں یہ نام بھی داخل کرتا ہے الرحمٰن - الرحیم - الودود - الرؤف یعنی بڑا رحم کرنیوالا - بڑا مہربان - بڑا پیارا - بڑا پیار کرنیوالا - پھر کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ قرآن نے خدا کو محبت سے معرا بتلایا ہے - ہاں یہ جو اشارہ کیا ہے کہ خدا کے لئے محبت

کا ثبوت نہیں دیا - سو یہ درحقیقت قرآن شریف کے لئے باعث فخر ہے۔ سچ ہے ؎

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں -

اُن میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

خدا کو جسمیت سے آلودہ بتلانا مروّجہ عیسائی مذہب ہی کے لئے باعث فخر ہے - اسلام کو اس میں حصّہ نہیں -

تنبیہ :- ناظرین کو معلوم ہو گا کہ موجودہ عیسائیوں کا مذہب ہے کہ خدا نے اپنے لئے جسم اختیار کیا اور مسیح کی شکل میں ظاہر ہوا تاکہ اپنے بندوں کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو کفارہ نہو سکتا - اسی طرف راقم مضمون نے اشارہ کیا ہے مگر اسلام خدا کو اس عقیدے سے پاک بتلاتا ہے اور فرماتا ہے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (اُس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سب کی سُننے والا اور دیکھنے والا ہے)

قرآن مجید کی تعلیم دیکھنے والوں کے نزدیک راقم مضمون کا یہ فقرہ کیسا مضحکہ خیز ہی کہ :-

"فرقہ طبعیہ کی طرح محمدی دین بھی خدا کا ایسا تصوّر ہمارے سامنے پیش نہیں کرتا جو نہ صرف قدرت میں کامل ہو بلکہ محبت اور پاکیزگی میں بھی"

ہم بتلا آئے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے اسماء حسنیٰ (ناموں) میں جو قرآن مجید میں آئے ہیں رحیم ودود - رؤف وغیرہ بھی ہیں - غور سے سُنو! اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ - خدا تعالیٰ لوگوں کے حال پر بہت بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا ہے -

مناظرہ میں انصاف یہ ہے کہ جو کچھ کسی مذہب میں ہو اگر کوئی اعتراض ہو تو اوسی مضمون پر ہو اور اگر وہ قابل قبول ہے تو اُسکو قبول کیا جائے یہ انصاف نہیں کہ اُس مذہب پر ناحق بہتان لگایا جائے یا ایسے مضامین پر اعتراضات کئے جائیں جو اُس مذہب میں نہوں - ایسے طریقہ اختیار کرنیوالے داناؤں اور واقف حال اصحاب کی نظروں میں کسی عزت اور قدر کے قابل نہیں ہوتے - آگے چلکر آپ لکھتے ہیں :-

"خدا کا جو علم محمدی دین کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اُس سے موٹی موٹی خوبیاں تو تربیت پا سکتی ہیں لیکن خدا سے کامل رفاقت حاصل کرنے اور مزرعہ دل کو سرسبز مند خیز

بنانے کے لئے جہاں سے کہ ہم فروتنی اور خود انکاری و خود قربانی کی جڑیں غذا حاصل کرتی ہیں الٰہی اور مقدس محبت کی حرارت درکار ہے البتہ محمدی دین میں نہ صرف قادر مطلق خدا کا ذکر ہے بلکہ مقدس اور غفور الرحیم خدا کا بھی چنانچہ قرآن کی ہر سورۃ کے شروع میں یہ آتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یعنی خدائے رحیم و رحمان کے نام سے لیکن یہ رحمت انسانی کمزوریوں کو معاف کرنے اور اُن سے درگذر کرنے کے لئے ہے ان سے انسان کو آزاد کرنے کے لئے نہیں " اللہ چاہتا ہے کہ تم (پر) سے (بوجھ) ہلکا کرے کیونکہ انسان (طبیعت کا) کمزور پیدا کیا گیا ہے (سورہ ۴-۲۸) یہ اس مشہور سورہ کا مضمون ہے جسمیں محمدیوں کی خواہشوں اور غلطیوں کو کھلم کھلا اجازت دی ہے اور بار بار یوں یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ " خدا جاننے والا حکمت والا ہے "، خدا جانتا ہے کہ انسانی ذات کیسی کمزور ہے - وہ خواہشات نفسانی کی شدت سے آگاہ ہے اور کامل پاکیزگی کا انسان سے متوقع نہیں - یہ خدا جو انسان کو اپنے مانند بنانے کا انتظام نہیں کرتا مسیح کے خدا سے متفرق ہے جس کا یہ خوبصورت پیرایہ حکم ہے تم پاک بنو کیونکہ میں پاک ہوں - کامل بنو جیسا تمہارا باپ جو آسمان میں ہے کامل ہے الغرض جو خدا کا ناقص تصوّر محمد صاحب نے بیان کیا ہے اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا سوائے کامل پاکیزہ انسانی ذات خدا کی قدسیت کا لائق تصوّر پیدا ہو سکتا ہے یا خدائے مجسم کے ذریعے سے اسکی محبت کا تصوّر ہو سکتا ہے جس نے اپنے تئیں خالق کہا اور انسان بنکر انسانوں کے لئے جان دی تاکہ ان کے ساتھ اس کا اتحاد ہمیشہ کے لئے ہو جائے "

جواب - اس پیرے میں راقم مضمون نے اپنا عندیہ کھلے لفظوں میں بیان کر دیا ہے کہ وہ خدا کو کس طرح جانتا ہے اور کن معنے سے نہ جاننے سے اسلام پر خفا ہے چنانچہ آپ کا یہ فقرہ خاص عزت کے قابل ہے کہ :-

"یہ خدائے مجسم کے ذریعہ سے اُسکی محبت کا تصوّر ہو سکتا ہے جسنے اپنے تئیں خالق کہا اور انسان بنکر انسانوں کے لئے جان دی"

واہ! سبحان اللہ ایسے خدا کو اسلام کیونکر نہ مانتا جو انسان بنکر جان دیتا جسکے صاف معنے یہ ہیں کہ وہ اپنے بندوں سے عاجز ہے مغلوب ہے بلکہ بندوں سے مقتول اور مصلوب بھی ہے۔

عیسائیو! سنتے ہو! قرآن شریف تمہارے اس غلط خیال کو کس طرح رد کرتا ہے غور سے سنو! وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وہ اللہ اپنے تمام بندوں پر غالب ہے کوئی نہیں جو اس کے آگے چوں کرے سچ ہے ؎

اوست سلطاں ہرچہ خواہد آں کند ✥ عالمے را در دمے ویراں کند

خدا سے رفاقت حاصل کرنے کی تعلیم جو قرآن مجید نے دی ہے اس سے بہتر تو کیا اس کے برابر بھی کہیں نہ ہوگی۔ غور سے سنئے!

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا (مزمل)

دیکھئے! اس آیت میں قرآن مجید نے کس خوبی سے بندوں کو خالق کے ساتھ جوڑا ہے اور کس لطافت سے مضمون ادا کیا ہے۔ ارشاد ہے اے لوگو! اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کیا کرو اور اسی کی طرف لگ جاؤ وہ مشرق اور مغرب کا پروردگار ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں پس تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ" کیا انسانی مردہ دل کے سرسبز کرنے کو یہ حکم کافی نہیں؟ نامہ نگار مذکور نے بڑی جانفشانی سے ایک فقرہ لکھا ہے کہ تم پاک ہو کہ میں پاک ہوں۔ مگر بغور دیکھا جائے تو اس میں بھی قرآن شریف نے کمال کیا۔ قرآن مجید نے صرف یہ نہیں کہا کہ تم پاک ہو کیونکہ میں پاک ہوں بلکہ یہ کہا کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ (خدائے تعالیٰ پاکوں سے محبت کرتا ہے)۔ غرض قرآن شریف پاکی حاصل کرنے پر محبت کا وعدہ عطا کرتا ہے اور انجیل کچھ بھی نہیں بتلاتی کہ پاک ہونے سے ہمیں کیا حاصل۔ اس فقرے سے ہمکو کس فائدہ کی توقع ہوئی کہ:-

تم پاک ہو کیونکہ میں پاک ہوں۔

اسی کے برابر اگر کوئی خدائی کلام اس طرح بتلا دے کہ:-

تم نہ کھاؤ نہ پیو کیونکہ میں بھی کچھ نہ کھاتا ہوں نہ پیتا ہوں

اور یہ بھی کہے کہ:-

تم نہ بیوی کرو نہ بچے جنو کیونکہ میں بھی نہ شادی کرتا ہوں نہ بچے جنتا ہوں وغیرہ

تو اس سے بندوں کو کیا حاصل؟ بلکہ بندوں کو تو یہ بتلانا چاہیئے تھا کہ تم یہ کام کرو تاکہ میں تم سے پیار کروں یا نیک جزا دوں۔

نامہ نگار نے یہ خوب کہا کہ:-

"یہ خدا جو انسان کو اپنی مانند بنانے کا انتظام نہیں کرتا مسیح کے خدا سے متفرق ہے"

اسکا مطلب یہ ہے کہ مسیحی تعلیم پر عمل کرنے سے انسان خدا کی مانند ہو جاتا ہے قطع نظر اس امر کے کہ آیا واقع میں ایسا ہو بھی سکتا ہے کہ انسان خدا کی مانند بنجائے۔ قرآن مجید اس خیال کو نہایت حقارت سے دیکھتا ہے اور عقل انسانی بھی اسکو ناپسند کرتی ہے۔ قرآن مجید خدا کی صفات کاملہ کو بیان کرکے فرماتا ہے:-

أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ

یعنی خالق اور غیر خالق ایک سے ہوسکتے ہیں کیا تم سمجھتے نہیں چونکہ خالق اور مخلوق کا مانند ہونا محالات سے ہے اسلئے قرآن مجید نے اس راستے سے ہٹا کر مسلمانوں کو سیدھے رستہ پر چلایا ہے کہ تم نیک کام اس لئے کرو کہ خدا کے پیارے اور محبوب بنجاؤ۔

(باقی آئندہ)

شکریہ

جن ہمعصر احباب نے مسلمان پر ریویو کرکے یا اسکا اشتہار درج کرکے عزت بخشی ہے مسلمان انکا تہ دل سے شکرگذار ہے۔ اور جنہوں نے ہنوز اس طرف توجہ نہیں کی انکو توجہ دلاتا ہے۔ (اڈیٹر)